مشق

(الف) تعصّب کے نقصانات بیان کیجیے۔

(ب) خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

محروم - فائدہ - حاصل - جانور

۱- تعصّب انسان کو نیکیوں کے ________ کرنے سے باز رکھتا ہے۔

۲- دنیا کی ہر قوم دوسری قوموں سے ________ اُٹھاتی ہے۔

۳- مُتعصّب علم کے اعلیٰ درجے تک پہنچنے سے ________ رہتا ہے۔

۴- مُتعصّب کی مثال ایک ________ کی سی ہے۔

(ج) ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

ہنر - علم - انصاف - ترقّی - اخلاق

(د) کم از کم پانچ ایسی باتیں بتائیے جن سے انسان کو بچنا چاہیے۔

(ہ) آپ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے:

۱- اس نے کتاب پڑھی۔ ۲- وہ کتاب پڑھتا ہے۔

آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ پہلے جملے میں فعل ماضی استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن دوسرے جملے میں فعل حال ہے۔

آپ بھی مندرجہ ذیل جملوں کو ماضی سے حال میں تبدیل کر کے لکھیے:

۱- اس کا بھائی ڈاکٹر تھا۔

۲- انھوں نے ایک مکان تعمیر کیا۔

۳- ہم نے اسے راہِ راست پر لانے کی کوشش کی۔

۴- آپ یہاں بیٹھے کیا کر رہے تھے؟

۵- وہ کتاب پڑھ چکا تھا۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

وطن کی خاطر

پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے پہلے لیبیا میں تُرکی کی حکومت تھی۔ اُس زمانے میں اس حکومت کو خلافتِ عثمانیہ کہا جاتا تھا۔ اٹلی کی حکومت نے ملک گیری کی ہوَس میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کر دیا۔ اس کے جواب میں لیبیا کے مسلمان، دشمن کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پورے ملک کی فضا اِن نعروں سے گونج اُٹھی:

وطن کی محبّت، ایمان کا جزو ہے۔

ہمارا وطن خدا کی امانت ہے۔

وطن کا دِفاع کرو۔

غیر کی محکومی، غلامی ہے۔

حق کی حفاظت کے لیے جہاد فرض ہے۔

حق کے لیے جان دینا شہادت ہے۔

شہادت سے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے۔

ان نعروں نے پورے ملک میں جہاد کے لیے ولولہ پیدا کر دیا۔ دُور دُور سے عربوں کے قبیلے آ آ کر جمع ہونے لگے۔ ان میں مَردوں کے علاوہ خواتین بھی تھیں۔ میدانِ جنگ میں مرد، دشمنوں سے لڑتے اور خواتین، زخمیوں کی مرہم پٹی اور تیمارداری کرتیں۔ ان خواتین کے ساتھ ایک بچّی

فاطمہ بنتِ عبداللہ بھی تھی۔ اُس نے زخمیوں کو پانی پلانے کی ذمے داری قبول کی تھی۔

ایک دن جنگ زوروں پر تھی۔ مشین گنوں سے گولیوں کی بارش ہو رہی تھی۔ توپیں آگ اُگل رہی تھیں۔ جگہ جگہ لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ مجاہدین بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے۔ فاطمہ کے کندھے پر مشک اور ہاتھ میں پیالہ تھا۔ جو مجاہد زخم کھا کر گرتا، یہ بچّی بجلی کی طرح لپک کر اُس کے پاس پہنچتی اور اپنے ننھے ہاتھوں سے پانی پلاتی۔ ایک ترک افسر نے جو اُسے دیکھا تو چیخ کر کہا- "او بچی! نکل جا، جانتے بُوجھتے موت کے منہ میں جا رہی ہے۔ دیکھتی نہیں، گولیوں کی بارش ہو رہی ہے۔"

فاطمہ نے کہا: "میرے وطن کی حفاظت کرنے والے مجاہد زخمی ہو رہے ہیں۔ اُن کے حلق، پیاس سے خشک ہو رہے ہیں۔ اُنھیں پانی پلانا میرا فرض ہے۔ میں اپنا فرض چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔ میں موت سے نہیں ڈرتی۔" یہ کہہ کر وہ نظروں سے غائب ہو گئی۔

شام ہونے کو تھی لیکن جنگ کا زور نہیں ٹوٹا تھا۔ موقع پاتے ہی مجاہدین دشمن کی فوج میں گھس پڑے اور اُن کی صفیں اُلٹ کر رکھ دیں۔ زخمی مجاہد، زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ وہاں فاطمہ نہ معلوم کس طرح پہنچ گئی۔ وہ زخمی مجاہدوں کو پانی پلانے کی دُھن میں تھی۔ اُس نے ایک زخمی کے منہ میں پانی کی مشک لگا دی۔ اُس کے حلق سے ابھی تھوڑا سا پانی بھی

نہیں اُترا تھا کہ ایک دشمن نے اُس کی چادر پکڑ لی۔ فاطمہ نے چھڑانی چاہی لیکن وہ چھڑا نہ سکی۔ پاس ہی ایک زخمی مجاہد کی تلوار پڑی ہوئی تھی۔ اُس نے تلوار اُٹھا کر دشمن کے دائیں ہاتھ پر بھرپور وار کیا جس سے وہ کٹ گیا۔ بچّی کی چادر تو چھوٹ گئی، مگر اتنے میں ایک دوسرے دشمن نے اُس پر وار کر دیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئی۔ ایسی حالت میں بھی اُسے اپنے فرض کے ادا کرنے کی دُھن تھی۔ چل نہیں سکتی تھی تو سرَکتے ہوئے ہی بڑی مشکل سے ایک زخمی مجاہد کے پاس پہنچی۔ اُسے پانی پلانا چاہا لیکن چکرا کر گر پڑی اور اللہ کی راہ میں جان دے دی۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- پہلی جنگ عظیم سے پہلے لیبیا پر کس کی حکومت تھی؟

۲- جب اٹلی نے لیبیا پر حملہ کیا تو وہاں شہر شہر، گاؤں گاؤں کیا نعرے گونجنے لگے؟

۳- فاطمہ بنت عبداللہ نے اللہ کی راہ میں کس طرح اپنی جان قربان کی؟

۴- لیبیا کی اس عظیم مجاہدہ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ب) یہ الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

حکومت-ولولہ-بے جگری-ہراساں-ہنگامہ-مجاہد